9



توجہ شے ہے

(۱) اودھ پنچ میں بھرتی کی خبریں نہیں ہوتیں۔ مذہبی جھگڑے نہیں ہوتے۔ بے نتیجہ مضامین نہیں ہوتے۔ اودھ پنچ [illegible] کی طرح ہنسانے کی کوشش نہیں کرتا۔ بلکہ ایک حکیم کی طرح قابل تحسین [illegible] خود ہنستا ہے۔ دوسروں کو اس ہنسی کی تقلید میں [illegible] گریہی اودھ پنچ صرف اپنی بضاعت پر قانع اور مسروقات سے بے نیاز ہے۔

(۲) قیمت کی زیادتی پر منہ نہ بنائیے۔ نہ عمر کی کمی پر تیور بل پر بدھائیے اسلئے کہ گوہر و خزف میں فرق ہے بلکہ افادات کی جدت۔ رائے کی اصابت بے رو رعایت نکتہ چینی صحیح نتائج۔ انکشافات اور بنیادی اصلاحات اخلاقی و سیاسی و ادبی پر نظر رکھیے۔ انشاءاللہ سال بھر کے عرصے میں آپ کو سیکڑوں ایسے جواہر مل جائیں گے جن کا ثانی کسی دوسرے خزانے میں نہ ملے گا۔

مینیجر کی نہایت ضروری گزارش

قواعد و ضوابط

(۱) اُجرت اشتہارات اور قیمت اودھ پنچ بہرحال پیشگی لی جاتی ہے۔

(۲) شاگردان مدارس کے ساتھ بشرط تصدیق ہیڈ ماسٹر یا پروفیسر صرف سالانہ قیمت میں ایک روپیہ کی رعایت کی جائے گی یعنی چار روپیہ (للعہ) سالانہ قیمت لی جائے گی۔ یہ ضروری شرط ہے۔

(۳) قیمت اودھ پنچ کا وی پی نہیں بھیجا جاتا اس وجہ سے کہ طوالت کے علاوہ وی پی بھیجنے میں خرچ زیادہ ہوتا ہے۔

(۴) نمونہ مانگنے والوں کو معلوم رہنا چاہئیے کہ اودھ پنچ ایک مشہور ظریف پرچہ ہے اور مدتوں سے ملک کی خدمت کر رہا ہے نمونہ کے طور پر ایک پرچہ دیکھنے سے اُسکی تمام خوبیاں ناظرین دریافت نہیں کر سکتے۔ ہر ایک نمبر میں نئے مضامین ہوتے ہیں ممکن ہے کہ جو پرچہ نمونے کا آپ کو بھیجا جائے اُس میں آپ کے مذاق کے مضامین نہ ہوں۔ اور دوسرے پرچہ میں آپ کے حسب خواہش مضامین ہوں۔ لہٰذا یہ بہتر ہے کہ آپ امتحاناً تین ماہ کے واسطے خریدار بن جائیں اگر اس پرچہ کے مضامین آپ کے مفید مطلب اور مذاق کے موافق معلوم ہوں تو پھر بقیہ کے لئے خریدیں۔ روپیہ بھیجکر آپ مستقل خریدار کو ایک سال تک پڑھا سکتے ہیں۔ ورنہ منیجر شاید سلامت۔ بندہ پرور ایک مشہور و یکتا و یگانہ پرچہ کا نمونہ طلب کرنا ہی فضول ہے۔

(۵) طالبان مفت اگر اپنی جیب پر قیمت کا بار نہیں ڈال سکتے تو انھیں لازم ہے کہ چند سالانہ خریداروں سے قیمت بھجوائیں اور اس طرح اپنے نام ایک سال کے لیے اودھ پنچ بلا قیمت جاری کروالیں۔ دام و درم نہیں تو قدمی کوشش سے فائدہ اُٹھائیں مذہب یا ناداری یا یتیمی کا واسطہ دلانا فضول و عبث ہے۔

(۶) یہ ہم کہہ نہیں سکتے کہ ڈاکیہ صاحب ڈاکو ہیں۔ یہاں سے ہم پرچہ روانہ کرتے ہیں وہ راستہ میں گاؤ غائب ہو جاتا ہے لیکن یہ مشاہدہ ہے کہ ہر نمبر کے اشاعت کے عقب میں پانچ چار عتاب نامہ منیجر کے نام ضرور آتے ہیں۔ ہر ایک کاپی کے ساتھ ہزاروں خریداروں کے دو لفافے پر نیاز مند منیجر خود نہیں پہنچ سکتا اور پرچہ کو گم ہونے کی عادت ہے پس اس عادت کا علاج یہی ہے کہ گم شدہ نمبر دوبارہ حاضر خدمت کیا جائے۔ پرچہ کی اشاعت سے غرض یہی ہے کہ آپ حضرات ملاحظہ فرمائیں نا خوش کرنا مقصود نہیں ہے۔ لہٰذا عموماً تساہل نہیں ہوتا۔

(۷) میعاد خریداری ختم ہونے سے ایک ہفتہ قبل دفتر سے اطلاعی خط روانہ ہوتا ہے اگر اسکا جواب نہ ملا تو زیادہ سے زیادہ [illegible] اور دوسری [illegible] نہیں کی جاتی پرچہ بند کر دیا جاتا ہے۔ لہٰذا اگر آپ کو خریداری منظور ہو تو فوراً اطلاعی عریضہ کا جواب لکھنا چاہئے جسکی روانگی کی رسید ڈاکخانے سے حاصل کر لی جاتی ہے۔

(۸) جن اشتہارات و اطلاعات کے تحت میں منیجر اودھ پنچ کا نام نہیں ہے انکے متعلق جملہ خط و کتابت مشتہر کے نام ہونی چاہیئے مشتہرین [illegible]

(۹) جو مضامین اودھ پنچ کی صلح کل پالیسی کے مطابق نہ ہونگے وہ شائع نہ ہونگے اور ان کی واپسی کے بھی ہم مجبور نہیں ہیں۔

(۱۰) مضامین صاف خط میں کاغذ کے ایک ہی رخ پر لکھے جائیں۔ مذہبی اور ذاتی حیثیت سے کسی شخص یا قوم کی تضحیک ان میں نہ ہو [illegible]

نوٹ

جو حضرات خریدار ہیں انھیں خط و کتابت اور منی آرڈر میں نمبر خریداری ضرور لکھنا چاہیئے کیونکہ اُن کے نام کے ساتھ نمبر لکھا جاتا ہے۔

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

جلد ۱۶ نمبر ۱۰
مضامین
مورخہ ۲۱ - مارچ سنہ ۱۹۳۱ء

کبیر صاحب

پنڈت منوہر لال صاحب زتشی نے ہندوستان کے مشہور فقیر کبیر صاحب کے بارے میں ہندوستانی اکیڈمی الہ آباد کی فرمائش سے یہ کتاب لکھی ہے۔ اس میں شک نہیں کہ پنڈت جی نے ایک قابل قدر و قابل تعریف خدمت انجام دی ہے۔ اس زمانے میں جبکہ ہندوؤں اور مسلمانوں کے مابین خلاف و اختلاف کی سیاہ آندھی چل رہی ہے ایسی کتابوں کی اشاعت یا ایسے افراد کے حالات کی اشاعت جن کا مسلک صلح و صلاح ہو فائدہ سے خالی نہیں۔ کبیر داس کے نام کا ایک جزو عربی ہے دوسرا ہندی۔ نسب کے بارے میں مختلف روایتیں ہیں زیادہ مشہور یہی ہے کہ پیدا ہوئے برہمنی کے پیٹ سے اور پلے مسلمان جولاہے کی گود میں۔ بہر حال دو جزوں سے مرکب ہو کے ایک تیسری چیز وجود میں آئی جسکے جملہ اجزا بھی مرکب ذائقہ رکھتے ہیں کبھی ان کا ہر ایک جزو اپنا خاص ذائقہ علیحدہ ظاہر کرتا ہے

ہر مذہب کی دو حیثیتیں ہوتی ہیں۔ ایک حیثیت افتراقی دوسری اجتماعی۔ بانی مذہب جس وقت ایک مرکز پر تمام دنیا کو جمع کرنا چاہتا ہے تو وہ اجتماع و اتحاد کا دعوی کرتا ہے مگر یہی کوشش اجتماع عملاً تفریق کا سبب ہو جاتی ہے اسلیے کہ دیگر مذاہب سے تصادم ناگزیر ہے کسی مذہب کے مسئلہ تزویج و وصل کی نفی کرنا اور افتراق سے بچنا خارج از امکان ہے۔ کبیر صاحب کی نیت بخیر تھی مگر انھوں نے ہر جگہ پر ہندو اور مسلم دونوں کو فریب خوردہ اور غلط خیال کا لقب دیا ہے ایسی حالت میں انھیں اتنی کامیابی کے سوا کہ ایک نیا فرقہ جسمیں ہندو مسلم افراد سے جدا ہو کے (کبیر پنتھی) پیدا ہو گیا اور کوئی کامیابی میسر نہ ہوئی۔

جو لوگ دہریے اور لامذہب کہلاتے ہیں وہ بھی دلائل ابطال کی بدولت اپنے استدلال کو قبول کے درجے تک نہ پہنچا سکے جس مذہب کی مخالفت کی اودھر ہی سے چپت پڑی۔ اب مردود۔ ہمارے پاک مقدس مذہب کو باطل کہتا ہے۔ دہریے صاحب لاکھ لاکھ کڑاتے ہیں۔ یارو کیوں ایک فرضی ہستی وجود (خدا) کی تسلیم و اطاعت سے اپنے شریف نفس کو ذلیل کرتے ہو۔ کیسا خدا کیسا وہم پوشیدہ کوئی نہیں سنتا۔ غور سے دیکھیے تو دو چگز کے دنیا کی آبادی میں سے ایک چھوٹی سی ٹولی انھوں نے بھی اپنی بنا ہی لی۔ چلیے اصل باعث فصل عند۔ یہ بھی ایک مذہب ہے اس اغراض کی دنیا میں لامذہب کو بھی ہے مذاہب مذہب کو۔

ایک طرف خدا سازی کی فیکٹری دھڑلے سے جاری ہے دھڑا دھڑ خدا تیار ہو رہے ہیں دوسری طرف اس فیکٹری کی صناعی پر نکتہ چینیاں ہو رہی ہیں۔ ہندوؤں کا پرمیشر کیا کرتا ہے۔ کون ہے۔ پرستش کے قابل ہے یا نہیں۔ مسلمانوں کا خدا کیسا ہے۔ جیسا مسلمانوں کا خدا ہے ویسا خدا دنیا کے سدھار کا ہے یا نہیں ہے۔ علیٰ ہذا القیاس [illegible] کا تماشا بندھا ہوا ہے۔

بانیان مذاہب کے اور ان کی طرح مختلف ہیں اسی طرح پیروان مذہب کے ذہن مختلف ہیں فطری اختلاف سے خلاف و مخالفت اگر خارج ہو جائے تو سلب شے عن نفسہ لازم آئے جو محال ہے۔

کبیر صاحب کے ارشادات کا ایک نفیس جزو (مگر بہت قلیل) اس کتاب میں پنڈت جی نے نقل کیا ہے۔ مولف کی نیت یہی ہو گی کہ ایک مادر وطن کی

گدیوں کے پائے آپس میں [illegible] کی وجہ خصلت سے باز آئیں اور کبیر داس کی نصیحتوں پر عمل کریں اگرچہ یہ ایک بے جوڑ بات ہے مگر اس کوشش کا دہرانا بھی مصلحت کے خلاف ہے۔ آجکل وہی مذہب عملی طور پر زیادہ [illegible] دیکھا جاتا ہے جو دنیاوی اغراض کا ساتھ دے۔ مثلاً کبیر داس کا مسلک پیروی کے قابل نہیں ہو سکتا۔ کیا معنی کہ یہاں تو دنیا بھر سے عشق کی تعلیم دی گئی ہے۔ ہاں پولٹیکل یا [illegible] مذہب کے مذاہب کی جماعت مقبول ہو سکتی ہے جن میں لیڈر بننے ہر [illegible] نے سکھا کے بم بنانے ... کا دینے۔ [illegible] حاصل کرنے۔ اختلاف پیدا کرنے اور آپس سے فائدہ اٹھانے کی گھاتیں ہوں۔ تمام لیس جماعت کا ادعا کام کر کیا ٹھگوں کا۔ یہ کوئی دیکھے کہ پالیٹکس میں مذہب اور مذہبی روحانیت کا گزر اب نہیں رہی وہ اور وہ بھی کیا جو پولٹیکل اغراض میں کام نہ آئے بانی جیسی آتی ہے جب کوئی [illegible] حاجی مولانا ... تا ہم

جا تا اور ... مذہبی روحانیت کے کام پر [illegible] اصفار فی الارض کی جھلک دکھتا ہے۔

انسان ... اشرف المخلوقات ہو کر فرشتوں کی طرح اغراض سے پاک نہیں۔ فرشتوں نے جناب شہ میاں کا یہ ارادہ سنا انی جاعل فی الارض خلیفہ۔ (میں تم سے زمین پر ایک نائب بنانا چاہتا ہوں) [illegible] آدم) تو انہوں نے فوراً حیرت ظاہر کی اور پوچھ بیٹھے کہ خدایا کیا تو اسے نائب مقرر کرے گا جو زمین میں فساد کا بیج بوئے اور خونریزی کرے ... انی اعلم ما لا تعلمون (میں جانتا ہوں اس بات کو جسے تم نہیں جانتے) ... ختم ہو گئی۔ [illegible] مشیت زمانہ میں کوئی بھلائی ہو گی۔ مگر بظاہر تو فرشتوں نے جو اعتراض کیا تھا وہ پورا ہو کر رہا۔ ... روحانیت اگر خدا کی مصلحت کے مطابق ہوتی تو دنیا ... ہوتے نہ ریل ہوتی نہ ہوائی جہاز ہوتے خود حضرت آدم جنہیں ... بھی کر سکتے ہیں وہ عمل ہی نہ کرتے جس سے

نسل بڑھتی جنگل ہوتا اور کیا؟

پنڈت منوہر لال صاحب زتشی نے ... تالیف پر ایک ... لکھا ہے جو حق ... آسان اور پرمعنی ہے۔ انہوں نے دو گروہ قائم کیے ہیں۔ ایک وہ جو مذہب کو انسانی دماغ کی پیداوار سمجھتا ہے جس میں ضرورت قوانین وضع ہوئے اور وہی مذہب کی صورت پکڑ گئے۔ دوسرا وہ جو اپنے دماغ کو مذہب کا مولد نہیں قرار دیتا بلکہ دوسری ہستی کا فرمان خیال کرتا ہے (اور وہ خالق ہے) پھر انکے نزول اور تحریکات اجمال بیان کیے ہیں۔ گروہ اول کا ایک اعتراض انہوں نے اس طرح نقل کیا ہے۔

"... اتنے مذہب پیدا کرنے کی کیا ضرورت تھی۔ ایک مذہب جاری ہوا پھر کیا وجہ کہ وہ منسوخ ہو کر اسکی جگہ دوسرا مذہب جاری کیا گیا" ...؟

تاریخ مذہب پر جو لوگ نظر رکھتے ہیں وہ جانتے ہیں کہ دنیا کا کوئی مذہب ... منسوخ نہیں ہوا

اخبار سرفراز کا کانفرنس نمبر

شروع اپریل ۱۹۳۱ء میں شیعہ کانفرنس کا سالانہ اجلاس کے موقع پر کارکنان سرفراز نے فیصلہ کیا ہے کہ حسب سابق امسال بھی ... مجلدانہ شاندار نمبر شائع کیا جائے جس میں شیعہ قوم ... کی تمام ... کانفرنس ... کے خطبوں مضامین ... نظم ... کا ... ہو گا ... بہترین ... بلا کم و زیادتی ... قیمت ... طلب ... سالانہ ... روپے ... دیکھیے ... ہو گا ...

مشتہرین کیلئے نادر موقع

چونکہ کانفرنس نمبر ... جو ... میں شائع ہو گا ... واسطے اپنا اشتہار ... مارچ ... تک روانہ کر کے ... کا ... ہو کر ... ہو سکے اور ... میں شکایت ...

منیجر ادیٹر اخبار سرفراز لکھنؤ

تندرست مستورات اور گھرانہ کا سکھ

مستورات ... بیماریوں کی خرابی ... زیادہ تر ... سے آتا ... قوت ... ہوتا ... ہوا ... دل دھڑکنا وغیرہ اس قسم کی ... شکایات میں مبتلا ہو کر اپنی صحت خراب کرتی ہیں اور اپنے بال بچوں کی دیکھ بھال اور امور خانہ داری کے انتظام کرنے سے قاصر ہو جاتی ہیں۔

جینے لون یا اکسیر سعادہ

ایسی ... کیلئے نہایت ... مستورات استعمال ... بھی ... اچھے ... دواؤں سے خرید لیں یا ...

بیکی تام اینڈ برادرس لاہور

سیٹھ عبد الرزاق ... ممبئی

الیس ... اینڈ کمپنی ... کلکتہ

امیر چند ... رنگون

گرانڈ فارمیسی ... رنگون

... طلب ...

... کے وقت ... فرمائیے ...

سمن واسطے قرار داد امور تنقیح طلب

(دست ... وصول کیجئے)

... نمبر ...

... صاحب جلد ... اسسٹنٹ کلکٹر درجہ اول ... ضلع بارہ بنکی

... ضلع ... آباد ... مدعی

بنام

... مدعا علیہ

... ضلع بارہ بنکی

ہرگاہ مدعی نے تمہارے نام ایک نالش ... کی ہے لہذا تم کو ... اپریل ۱۹۳۱ء بوقت ۱۰ بجے دن کے بمقام ... اصالتاً ... وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو ... امور متعلقہ مقدمہ کا جواب دے ... حاضر ہو ...

اگر تم ... میعاد ... غیر حاضری ... تو ... فیصلہ ہو گا ...

(مہر عدالت) ... حاکم ... بارہ بنکی

بلکہ بعض مذہب میں جب انسان کے غلط خیالات یا تصرفات کا جزو شامل ہوتے ہوئے دیکھے تو صحیح اصول پر پانی پھیرنے لگا تو اس کی اصلاح کی گئی۔ اسے تنسیخ نہیں کہتے بلکہ حقیقی تنسیخ نہیں اصلاح یا تصحیح ہے۔ ہم کہہ چکے ہیں کہ بانی مذہب کی قوت اور اس کے پیرووں کی ذہنی قوت یکساں نہیں۔ بانی مذہب کے بعد بھی لوگوں کے ہاتھ میں ترویج مذہب کی باگ ڈور چلی جاتی ہے اُنکے تصرفات خواہ نیم ذہنی حالت کے طول کے ساتھ ہی ساتھ نئے نئے روڑے اس دیوار پر رکھتے چلے جاتے ہیں اس روڑے پر روڑا جانے کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ بنیاد بوجھ سنبھالنے سے قاصر ہو جاتی ہے دوسرا مصلح اس دیوار کو گرا کے پرانی بنیاد پر بقدر ضرورت اضافے کے ساتھ عمل رکھتا ہے۔ اب یہ اسکی ذاتی قابلیت اور منشا پر منحصر ہے کہ دیوار دوسروں کو پسند آ جائے۔

دیگر مذاہب کے حال پر ہمیں کافی اطلاع نہیں۔ اسلام کا حال جانتے ہیں اسکی مذہبی کتاب اس شکایت سے بری ہوتی ہے … اس نے تو خدا یہ جو … فلاں بات کی اصلیت یہ ہے فلاں بات کی یہ۔ خدا نے یہ حکم دیا تھا اور اس طرح اسکی نافرمانی ہوئی لوگوں نے اسکے کلمات کو بدل ڈالا۔ جو لوگ کہتے ہیں کہ دین ہلالا شریعت بدلی اور تنسیخ ہوئی۔ ہمیں قرآن میں اس امر کا اقرار عملی نظر آتا ہے کہ یا نیا مذہب یہود و نصاریٰ پر حق ہیں وہ کتابیں اپنے ساتھ لائے تھے جنہیں اصلی کلام الٰہیہ موجود تھے۔ قرآن نے انکی تصدیق ہر جگہ کی ہے۔ خود یہود و نصاریٰ سے خطاب کیا ہے کہ اس جرأت و جہالت سے باز آؤ۔ حضرت علیؓ اور امیر معاویہ کی لڑائی ختم ہوئی تو ایک یہودی نے حضرت علیؓ کو طعنہ دیا کہ ابھی تمہارے نبی کا کفن بھی میلا نہیں ہوا کہ تم آپس میں لڑنے لگے۔ حضرت علیؓ نے جواب دیا کہ ہماری لڑائی تو

تو دنیاوی حق کے بارے میں ہے۔ مگر تم تو ابھی تمہارے پاؤں موسیٰ کے ساتھ دریا پیر کے نکلنے پر خشک بھی نہ ہوئے تھے کہ موسیٰ سے تم نے ایک نئے خدا گڑھنے کی فرمائش کر دی۔ موسیٰ جیسا خدا دوسروں کے پاس ہے ویسا ہی ہمارے واسطے بنا دو۔ الغرض نسخ کی تنسیخ کی گنجائش نہیں رکھتے قرآن نے ہر ایک مصلح کے ساتھ انصاف کیا ہے۔

ہیں انہوں نے اس حدود و اجب کی جانب ہمیں راہ دکھائی یا اسکے اوصاف کے سمجھتے ہیں جو مجتمع ہوکر ہماری ہدایت اور نفع کے لیے دنیا پر نازل وارد ہوئے جن چیزوں کی فطرت میں خالق نے حدوث و تغیر کی صفت رکھی ہے صرف وہی متغیر ہوتی ہیں۔ تو اس میں آلیہ میں تغیر محال ہے۔ مختصر یہ کہ اصول ان تمام شریعتوں کے جو خدا کی طرف سے نازل ہوئیں ایک ہیں انکی اصل اور بنیاد میں کوئی تغیر نہیں نہ وہ تغیر پذیر ہیں ہاں مضامین و بتا لیکن کے ذہنی تغیرات نے جو تغیرات ان بنیادوں پر کی ہے وہ ترمیم و تنسیخ کے قابل ہے۔

ہم نسخ کی تسلیم نہیں کرتے۔ جملہ ادیان کی قدر مشترک نکال کے دیکھو تو یہ امر اچھی طرح واضح ہو جائیگا۔

رہا یہ کہ انسان کی عقل محدود اور ناقص ہے۔ اس میں کلام نہیں وہ بے شک ذات کامل بلکہ موجد کمال کے آگے ہیچ ہے پھر بھی جتنی ہے وہ زبردستی ایک ہستی بحث غایت الغایات کی طرف کھینچ لیگی ہے۔ اس کا علاج کیا ہے؟ غور کرو کہ جو ادنیٰ سی مادی مصنوعات ہیں کو ان کا صانع مان کے اس غلطی کا ارتکاب کرتا ہے کہ جو صفات و اوصاف صانع حقیقی کے اسکے سامنے پیش کیے گئے تھے ان کو قبول نہ کر کے وہ ترجیح مرجوح کا مجرم بنا۔ جب اس سے یہ سوال کیا جاتا ہے کہ حقیقت نہ ہمیں معلوم ہے نہ تمہیں جو اوصاف تم نے مادہ و روحیت کلیہ میں تجویز کیے ان سے بہتر ہمارے معبود میں موجود ہیں تو کیوں تم بیوقوف بناتے اور اپنے نفس کو وسشندہ غم میں مبتلا کرتے ہو۔ یہاں من و عن کی حکایت بالکل موزوں اور مناسب ہے۔

لارڈ تھو مام ایک صد اور یان اسپ پر سوار ہو کے دیگر اسے منازل مسافرت ہو سے

نبیوں کے بارے میں کہا ہے: لا نفرق بین احد منہم۔ ہم کوئی فرق ان کے درمیان نہیں کرتے۔ جب کبھی صنم پرست سے پوچھا گیا کہ تم ان تصویروں کو جنہیں اپنے ہاتھوں بنایا ہے معبود سمجھتے ہو؟ تو اس نے انکار کیا اور کہا تو کہ ہم انہیں اس ہستی لایزال احدیت بحت … تک پہنچنے کا ذریعہ سمجھتے ہیں یہ تصویریں تو ان مقدس بزرگوں کی



"گریۂ بے محابا"

"سب سے پہلے برطانیہ کے محافظین نے سلطنت روما کو نیلام کیا تھا اور اب ہندوستان کو نیلام کیے دیتا ہے"

پھر تو زمانہ تھا۔ چپتے چپتے دوپہر دن گذر گیا۔ تمازت کی دھوپ نے چند یا جھلسا دی پیٹ کے دوزخ نے آگ اندر سے طلب کیا۔ سو رلی کے آرام کی فرمائش کی ایک درخت کے نیچے کنوئیں کے قریب زین پوش بچھا کے بیٹھے۔ بھونتے تھیلا انکا لٹیا سے اٹھا دھو کے چبینا چبانے لگے۔ بھونتر ان جھنکوں کو دیکھتا اور گردن جھکا لیتا۔ لالہ نے بھی کنکھیوں سے اس لقمہ شماری کا تماشا دیکھا تھے کنجوس۔ گو مستو زیادہ مرادی آٹھ آنے مہر ماہ کے علاوہ رہنے کے تمام سے نکالی بھی دینا گراں سمجھے تھے۔ پھر بھی مروت نے کہا اگر چبینا نہیں تو شوربا ہی دو۔ لالہ نے ہانک لگائی "ارے بھونتر تو بھی ذرا من چیٹن کرے" تو بھی عالم خیال میں چبینا چبالے۔

بھونتر ان مادہ پرستوں سے عقل میں بڑھا ہوا تھا اس نے کہا "لالہ بھگا من چیٹن کرے کا ہوئی تو ملیدا اور پلاؤ نہ کھاب۔ ستو اور چبینا کیسا؟" اگر خیال غذا سے پیٹ بھرتا ہے تو چنے چوار کیوں چبائیں؟

پلاؤ اور ملیدا نہ کھائیں؟ جس مادہ غیر ظاہرہ کو سائنس والے خالق کی جگہ دیتے اور عبادت کو غیر ضروری خیال کرتے ہیں اسکے تمام اوصاف اہل مذہب کے خدا میں موجود ہیں ان اوصاف پر ایک وصف مزید ہے جو عبادت کے باب کو بھی کبھی بند نہیں ہونے دیتا اہل مذہب کا خدا ادراک و شعور سے متصف اور صدمت و تفریق سے بری ہے۔ اسکے برعکس مادہ ایک نامعقول اور بے وقوف چیز ہے۔ خیر صاحب یہ مجذوبات ہیں۔ اللہ والے کا دل بھول کے بھی ان جھمیلوں میں نہیں پڑتا۔

مطلب طولانی ہو گیا اسوقت ہم صرف اس کتاب کے معنوی و صوری حسن کی تعریف کرتے ہیں۔ کتاب خوب ہے۔ ہندی دوہے اور اردو اور ہندی میں ترجمہ کے ساتھ نہایت عمدہ کاغذ پر واضح ٹائپ سے چھاپے گئے ہیں۔

خوبصورت جلد ہے اور دو روپیہ قیمت۔ غالباً ہندوستانی اکاڈمی الہ آباد سے مل سکتی ہے۔ منگا لیجئے اور اس عجیب و غریب شخص کی عارفانہ شاعری کا لطف اٹھائیے۔

ایک بات قابل تعجب ہے کہ فاضل مولف کبیر داس کی مشہور الٰہی دانیاں اس کتاب میں درج نہیں کیں مثلاً

دو کبیر دوکی دو چل آنکی دیکھی کبیرا رو دیا
بانفلاوہ رنگی کو نارنگی کہیں اینٹ مال کو کھویا
چلتی کو گاڑی کہیں پکا کھیر ادویا

راقم صغیر

پنچ مل خدا - خدا مل پنچ

پولیٹکل نوروز ہمہ افروز

"تقویم"

گزرہ بارک ایک سال ٹھیرو ز کو گزر یا آیا برج حمل میں اور پنچ کو نوگل ابلکا کے معقول یا طبیبوں کے بڑے بڑے گڑھی کے آگے کا بچا ہوا کھا لیا۔ دن چڑھ گئے۔ تو نیک نوروز کا وقت جگہ تو میں آپس میں لڑنے بھڑنے کے بعد مفرور کی امید وار لوہ بیان

دانشگر تقویم گرد

احکام سال بطرز تواجہال

جاننا چاہیئے کہ اس سال کا مالک گزر گئی ہے دنیا پولیٹکل آفتاب کا داخلہ جب کبھی برج حمل میں ہو رنگ اسکا کپاسی ہوگا پولیٹکل لیڈر دھوکے دھو کے کپاس کھا لیجئے۔ پیٹ کے چپڑھے سے نیچے اور تقریروں کا کچا سوت نکلے گا عجائبات کے تقاضی مجلسیں گئے۔ طبراقوں کی صدائے رات کی نیند اور دن کی بھوک جائے گی۔

اور چونکہ طالع سنہ کا میزان ہے اور کچھ متفق ہیں جن کے ہاتھ میں آبا و اجداد کے عہد سے ترازو کی ڈنڈی رہتی چلی آئی ہے لہذا ہندو و مسلم کے پلڑے جھکتے اٹھتے رہینگے توازن میں ڈنڈی مارنے کا الزام ہر طرف سے عائد ہوگا۔

اساس من لفلت موادنیہ فنی فی حقیقتہ الرضیہ



ہوا اور سردی سے بہری پرانی تکلیف اور دردوں کی پریشانی کو ہٹانے کا فوری دنیا میں عجیب ایجاد کردہ علاج

آڈمنس سائپرس سالور جسٹرڈ

آپ کے تکلیف اور دردوں کا فوری خاتمہ ہو جاتا ہے اور آپ جلدی کام کرنے کے قابل بغیر بیٹھے دواؤں کا آرام ہے۔ ایک سے زیادہ ضروری کام کے لئے بہت اچھا ہے وردی سردی کام میں بھی کسی طرح کا سیاسی پڑنا اور کبھی سنو اس کے استعمال سے سب رفع ہو جاتا ہے ایک قسم کے دردوں کے واسطے نہایت اکسیر ہے۔ قیمت فی ڈبیہ ایک روپیہ دو آنہ علاوہ محصول۔ خریداریوں کے لئے دو آنہ کا دوسرا اسٹامپ بھیج کر نمونہ طلب کریں۔

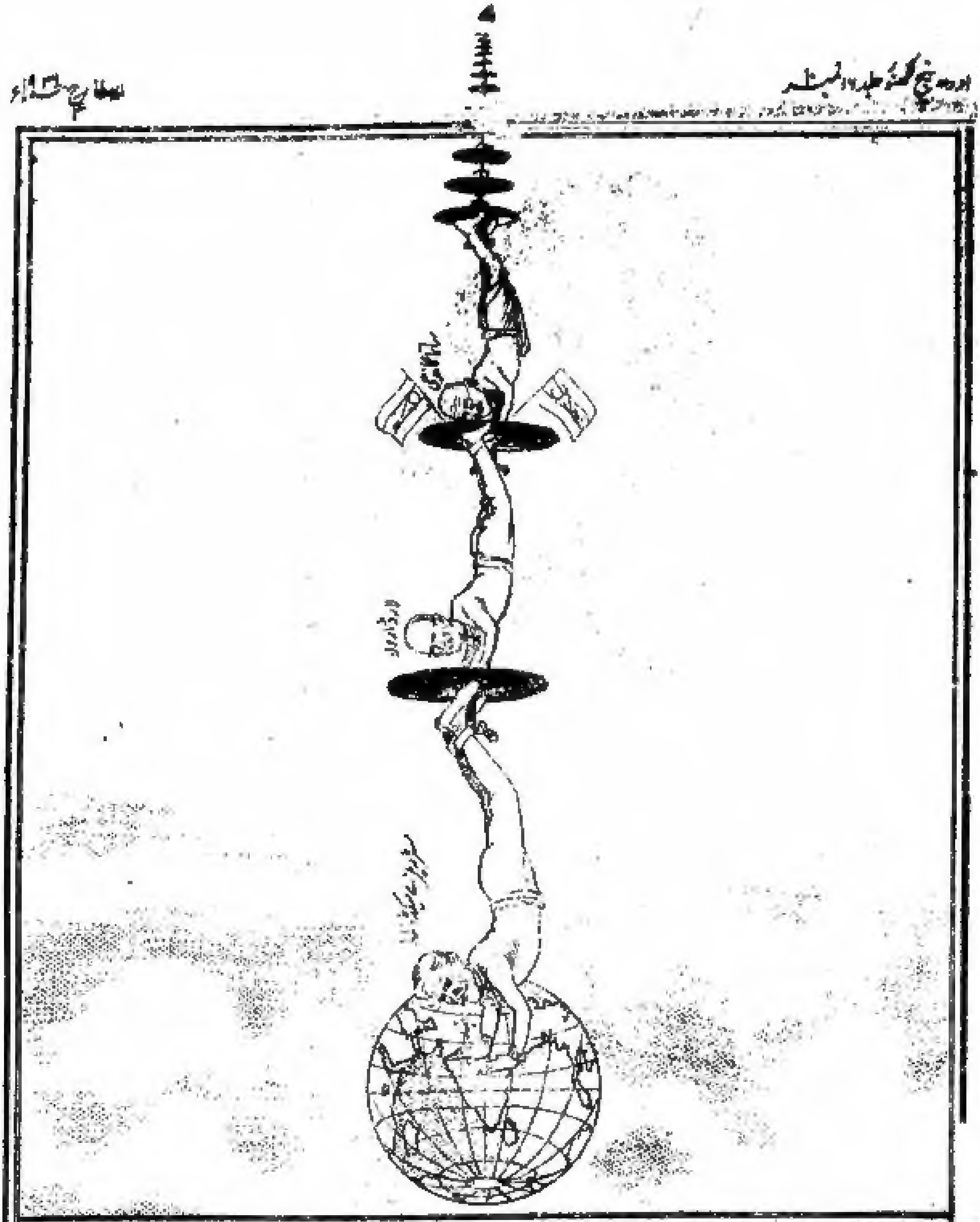
پتہ:- اینگلو انڈین ڈرگ اینڈ کیمیکل کمپنی جامع مسجد بمبئی نمبر ۳

برانچ کلکتہ — برانچ امین آباد

اگر آپ کو

تمباکو خوردنی کا شوق ہے تو ضرور جدید فہرست سنہ ۳۱ء معہ نمونہ تمباکو خوردنی پتہ ذیل سے مفت طلب فرمائیے

المشتہر:- مقتدا خاں آقتدا خاں تاجر تمباکو لکھنؤ



از زمین تا آسمان ہمہ گردش مقدرات

پولیٹکل نٹ بازی کے کرتب

گول پہ گول، گول پہ گول۔ گول پہ گول گول پہ گول۔ گول پہ گول۔ ہندوستان سے لندن تک گول۔


تازہ پھولوں کی نکہت والے پائدار خوشبو کے عطر
اصغر علی محمد علی عطر سازان لکھنؤ سے
طلب کیجیے

وہاں سخت مخالفت ہوا ہے۔ خاص صاحب ہے۔ جنکا پہلا بیاری ہو گا وہ مزا کرینگے جنکا پلہ اسکا جھکے گا وہ جیتینگے۔ یہ ناممکن ہے کہ میزان میں زحل و مساوات ہو سب درمیان باگیں کھینچی رہیں۔ اور چونکہ خانہ میزان میں ذم ذنب ہے لہٰذا ایک گروہ کا نیشنل کانگریس سے ذم کو منگولی کر جانا بھی یقینی ہے۔

خانہ دوم میں عقرب ہے۔ اور عقرب کے برج میں زحل و مشتری کا جوڑا ہے لہٰذا عقرب خواہ مخواہ ہوگا بیرونی تجارت کی منڈیوں میں خریداروں (مشتری) پر نحوست سوار ہو گی۔

خانہ سوم ہے قوس۔ اسکی ذنب میں یا مشتری یا دوران کے ساتھی سامنی ہیں جلاد فلک میاں مریخ بھی ہیں یہ میرا بھائی۔ بڑے بڑے لیڈروں میں ایک کی کمانیں کھینچیں زبانی تیر چلیں گے جیسے مشکل ہواں گے۔

انجب تیر زبان کند بامرد
ذم شمشیر جانستان نکند

خانہ چہارم ہے جدی۔ اور صاحب صاحب قوت ہے زحل لہٰذا چرنے چگنے کے سامان کی افراط ہوگی مگر زمینداروں کے خزانے میں سارہ ستی رسالہ سات سال کا۔ نیچرز چار ہو گا یہ ہے ڈنڈ چلینگے۔ سرکاری مقال یا پڑ بیلینگے۔ بڑا جیا بکرے بکریاں خریدے کے دونوں کی جوانی کا تماشا دیکھیں گی اور مسرو بھریں گی۔

پانچواں خانہ ہے دلو۔ دو کھتے ہیں ڈول کو زوال میں زہرہ جلوہ گر ہے۔ یہ دلیل ہے اس بات کی کہ اہل کانگریس کی نیت ڈانوا ڈول ہو گی رسی میں بندھے چاہ فکر میں لٹکے ہونگے زہرہ یعنی آزادی کی حکومت کو یا نی ہی پی کے کرے گی۔ عورتیں مردوں کو کنویں میں جھکائیں گی۔

چھٹا خانہ حوت ہے۔ اور حوت کی صاحبزادہ ہے مشتری۔ مشتری مریخ کے ازدواج سے نقطہ ذنب زنانے بچے پیدا ہو کے سیاست کی فضا میں ادھم مچائینگے۔ زہرہ کی مچھلی تالاب کو گندہ کرگئی مردانے زنانے بنیادہ باہر نکلیں گے۔ کوئی ڈوبے گا

کوئی ترے گا۔ کوئی مرے گا کوئی پار کرے گا۔ جال پڑینگے۔ اور مچھلی کے عوض مگرمچھ پھنسیں گے۔

ساتواں خانہ حمل اور ہر فلک (عطارد) اسکا مالک ہے اسکے معنی یہ ہیں کہ اہل قلم کو پریس ایکٹ حمل رہے گا۔ منہ سے لڑائینگے اور پیٹ بھرنے کا سامان بہم پہنچائینگے۔

آٹھواں خانہ اسکا حسینہ ثور کہلاتا ہے۔ چاند اسپر لہا ہے۔ بیل کا وزن اوری ضرور ہوگی۔ گائے کے قتیے چھڑینگے۔ ہندو مسلم آپس میں الجھینگے سے لال کتاب میں لکھا ہوں تیلی بیل لڑا سکیوں لڑ جھڑکے ہے ساتھ بیل کا بیل ہو ڈانڈا کا ڈنڈ چاند اور چند ایک ہی چیز ہے لہٰذا چندہ دہی کی بے چندے کی طلب ہو گی۔ حاصل خدا جانے یا فرشتہ خواں گھر جوڑا ہے۔ اور عادت اسکا عطارد مشتری ہے بس اخبار نویس دو ٹپنی اڑائینگے۔ گو بہرہ زور منشیں ہو پالیسی رکھینگے۔ ڈبہرہ کی بات کھینچینگے کیا معنی کہ دو چہرہ والا ہوتا ہے یہ ایمان دکرت کی بھی ہے توج کی بھی ہے

ضروری اطلاع

اگرچہ ہم اشتہاری ادویہ نے پبلک کو بدظن کر رکھا ہے۔ مگر سوائے اشتہار کے اور کوئی ذریعہ نہیں بھائیوں کی آگاہی کا اور فائدہ رسانی کا نہیں۔ مجبوراً اشتہار دینا پڑتا ہے البتہ ہم آپ کو یقین دلاتے ہیں کہ ہماری ذیل کی چند دوائیں جن کا ہزاروں مرتبہ تجربہ کیا اور با عمل بے خطا پایا سو جب سے نکے مفید ہونے کا ہم کو دعوٰی ہے پبلک کی خدمت میں پیش کرتے ہیں۔ لہٰذا ضرورت مند اصحاب فائدہ اٹھا کر دعائے خیر سے یاد فرمائیں۔

طلائے برقی – یہ حیرت انگیز طلا ہے۔ ۔ ۔ عضو کے تمام بیرونی نقائص رنگ اور پٹھوں کی خرابیاں دور کر کے نامرد کو مرد اور بوڑھے کو جوان بنا دیتا ہے۔ قیمت فی شیشی ۔ ۔ ۔

معجون برقی – یہ معجون مقوی منی اور مقوی باہ دل دماغ ۔ ۔ ۔ سستی کاہلی کا فور کرنے والی اور کمر کا درد وغیرہ امراض کا جانی دشمن ہے۔ قیمت فی شیشی ۔ ۔ ۔ عہ

سفید سرمہ – آنکھ کی جملہ بیماریوں میں اکسیر ہے بلکہ اکثر اشخاص کی تو عینک تک لگانا چھڑا دی۔ قیمت فی تولہ ۔ ۔ ۔ عہ

شاہی بال صفا پوڈر – بلا کسی تکلیف اور داغ دھبے کے بال گرا کر جلد کو بالائی کے مانند صاف کر دیتا ہے قیمت فی ڈبی ۔ ۔ ۔ عہ

مرہم کھاج – کیسا ہی پرانا اور بڑا کھاج یا پھوڑیاں آگ کا جلا اور کھجلی وغیرہ کو چند یوم میں اچھا کرتا ہے قیمت فی ڈبہ عہ ڈبی خورد ۱۰

ورم کھسیہ یعنی فوطہ بڑھ جانے کی دوا – یہ بہت ہی بیہودہ اور خطرناک مرض ہے یہ بام لیپ لگانے سے دو تین یوم میں اپنی اصلی حالت پر آجاتے ہیں۔ قیمت ۔ ۔ ۔

حب ممسک مغلظ و مولد منی – یہ گولیاں بہت ممسک ہیں اور مغلظ و مقوی ہیں کہ طبیعت بہت ۔ ۔ ۔ یعنی بے ہوش ہو جاتے ہیں۔ قیمت فی شیشی جسمیں ۲۵ گولیاں ہیں ۔ ۔ ۔ عہ

لڑکے ہی لڑکے – یہ گولیاں حمل کے دو ماہ بعد تین دن صبح کو ایک گولی نیم گرم دودھ کے ساتھ کھلانے سے حمل میں لڑکی ہی لڑکی کیوں نہ ہو مگر لڑکا پیدا ہوتا ہے۔ چونکہ یہ عجیب دوا ہے اس وجہ سے بڑے بڑے سند یافتہ ڈاکٹر وید اور حکیم جن کے نامی گرامی دوا خانے چل رہے ہیں انہوں نے ہم سے منگا کر آزمائش کی اور اپنے دوا خانوں میں اپنی شہرت کے لیے رکھنے لگے اگر ہمارے لکھنے کے مطابق نہ ہو تو ہم سے حلف لکھ کر قیمت واپس منگوا لیجیے اس کے ساتھ واپسی قیمت کا اقرار نامہ بھی روانہ ہوگا قیمت ۳ گولی ۔ ۔ ۔ عہ

المشتہر

منیجر ہندوستانی دارالشفا ہیڈ آفس سرکل ۹ کانپور

نقل ہوکہ ایک تھے میاں مولا ہے ہری
باندھے تھے ایک روز انھوں نے ایک انگرکھی
اپنی دونوں جوروں کے حوالے کی اس طرح کہ ایک
حال دوسری کو معلوم نہ تھا۔ اتفاق سے کسی دوست
نے پوچھا۔ کا ہے جو کہیں تم کو نے ہر بار کا جاہتے
ہو۔ تم کس بی بی کو چاہتے ہو؟ جھٹ کا کہ جس کا
دیجی کو بلا پڑی کی میاں کمبن نے جواب دیا
جیسے پاس میری انگرکھی (خرقی) تو نے ہر سے
من کی بہلی (رجعی) اچھے دونوں راضی۔

دسواں محل ہے سرطان (کیکڑا) مشتری
اسیں اپنی عملی بھرتی ہے مگر زحل کے ساتھ مریخ بھی
ہے لہٰذا حکم لگایا جاتا ہے کہ بے سر پاؤں کی
بھری جنگ چھڑے گی جلا وطن کا کا ڈنک ہوگا۔
گیارھواں خانہ ہے اسد۔ اور میاں
سورج اسکے خداوند ہیں۔ غصہ اور جلال کا زور
دورہ ہوگا۔ راعی اور رعیت میں پیچ چلتی
معلوم ہوتی ہے عداوت کی گرم بازاری

یقینی ہے۔
بارھواں خانہ ہے سنبلہ۔ اس گھر میں بھی
عطارد کا راج ہے۔ ساتھ تھے ساس بھی ہے
ہے سرکتے ہیں۔ ہاتھ پاؤں کی لڑائی پر بات
کرے گی قلم کی لڑائی اور جھڑپیں شکل برائے
اکل کی چڑھائی شروع ہوجائے گی۔ بہرحال
گرد ہر بیٹی باندھ کے دیکھئے کون اکڑوں
ہوں؟ کاعل پڑھیئے انشا، برلیل و نہار
مقلب قلوب و ابصار ہے۔

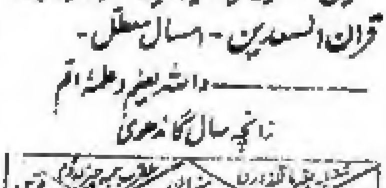
احکام احتراقات و قرانات

احتراق عطارد در برج سرطان۔ بڑے
بڑے مرض پیدا ہوں گے خاص عورتوں میں بے پردگی
اور بے پردگی کے بعد بے حیائی اپنی جھلی ہیں گے
پاؤں میں گھنگھرو۔ مردوں میں تہ بی اور زن پرستی
قران شمسین در برج اسد۔ خدا بچائے
بم بازی سے۔

قران زہرہ با مشتری۔ تیرا راج سادیاں
ہوا میں اڑیں۔ موسیقی کے قدرت پر گی کو جب
کھلیں۔ تنا دیں دیں دیں دیں تنا دیں دیں یا
قران السعدین۔ اسال مستقل۔

واللہ اعلم و علمہ اتم

زائچہ سال گذشتہ



ضمیمہ پارینہ

[illegible]

نیازمند منیجر

حکم جناب سید محمد ... صاحب بہادر ... لکھنؤ
نوٹس بثبوت دکھانے وجہ کے (عام طور پر)

[illegible]

مہر عدالت

سمتی الغرض الفضال مقدمہ

[illegible]

بنام

[illegible]

مہر عدالت

[illegible]



اوٹو دل بہار — ٹو

[illegible]

صرف ۲ کا ٹکٹ آنے سے نمونہ مفت روانہ کی جاتی ہے

پتہ:۔ اینگلو انڈین ڈرگ اینڈ کیمیکل کمپنی جامع مسجد بمبئی نمبر ۲

احکام تاریخ ...
[illegible]

حکم قرار ...
[illegible]

مہر عدالت

غذائے روحانی

معارف النغمات

یعنے

وہ بے نظیر کتاب جس نے سچ مچ ہوا میں گرہ لگائی

اور

ایک گراموفون کی طرح سُروں کے محفوظ رکھنے بلکہ گلے کے جملہ حرکات کاغذ پر لکھ لینے کے قواعد سکھائے

یہ ایک مشہور و معروف کتاب ہے

اس کے حصہ اول کے تین ایڈیشن شائع ہوچکے اور جاننے والے جانتے ہیں کہ تاحال سنگیت کے جزو علمی پر اس سے بہتر کتاب شائع نہیں ہوئی اب اسی کتاب کے

حصہ دوم میں مصنف نے

اساتذہ فن کے علم سینہ

کو

علم سفینہ بنایا ہے

یعنے

تان سین کے عہد سے لے کے زمانہ حال تک صدہا اساتذہ فن کی گائکی اور انکے گلے سے نقل کی ہوئی دھرپد اور ہوری کا نقشہ کتاب کھینچ دیا ہے

اُستاد محمد علی خاں

میاں تان سین کے آخری یادگار ہیں صدہا راگوں کی دھرپد اور ہوریاں اس کتاب میں اُنسے نقل کی گئی ہیں لطف یہ کہ اگر آپ سُر گلے سے ادا کرنے پر قادر ہیں تو کتاب کے رموز کو سمجھ لینے کے بعد جو کہ نہایت وضاحت سے ابتدائے کتاب میں لکھ دیے گئے ہیں اسی طرح ہر ایک راگ کو برت سکتے ہیں جس طرح کہ استاد خود تعلیم دیتا ورنہ ایک معمولی ہارمونیم یا سارنگی سے کام نکال سکتے ہیں ان کے علاوہ دیگر مشاہیر کا سرمایۂ ناز بھی آپ کو اس کتاب میں ملیگا۔ فی الحقیقت مصنف نے لاکھوں روپیہ صرف کیا اور ایک عمر کی محنت سے کام لیکے اس کتاب کو مرتب کیا ہے۔ حصہ دوم نہایت مقبول ہوا۔ تمام ہندوستان کے اُستادوں کا سرمایۂ ناز یہیں موجود ہے۔ قیمت پانچ روپیہ۔ محصول ڈاک بہرحال ذمہ خریدار۔ المشتہر منیجر اودھ پنچ لکھنؤ